او دیس سے آنے والے بتا!

(اختر شیرانی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو اُردو شاعری میں رومانیت کے تصور سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ اُردو ادب میں نظم کی مقبولیت کی وجوہات بتانا۔
۳۔ اختر شیرانی کے اسلوبِ سخن کے مختلف پہلوؤں سے واقفیت دلانا۔ ۴۔ رومانوی تحریک کے حوالے سے اختر شیرانی کا مقام بتانا۔
۵۔ اختر شیرانی کی نظم میں استعمال ہونے والے مختلف تشبیہات واستعارات کی وضاحت کرنا۔

خاص الفاظ وتراکیب: آوارۂ غربت ۔ گھنگھور گھٹائیں ۔ برکھائیں ۔ یارانِ وطن ۔ سرمست نظارے ۔ کِنعانِ وطن ۔ سہانی راتیں ۔ احباب ۔ مہتاب

او دیس سے آنے والے بتا!

او دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہے یاران وطن
آوارۂ غربت کو بھی سنا کس رنگ میں ہے کِنعان وطن
وہ باغ وطن، فردوس وطن، وہ سرو وطن، ریحان وطن

او دیس سے آنے والے بتا!

کیا اب بھی وہاں کے باغوں میں مستانہ ہوائیں آتی ہیں
کیا اب بھی وہاں کے پربت پر گھنگھور گھٹائیں چھاتی ہیں
کیا اب بھی وہاں کی برکھائیں ویسے ہی دلوں کو بھاتی ہیں

او دیس سے آنے والے بتا!

کیا اب بھی وطن میں ویسے ہی سرمست نظارے ہوتے ہیں
کیا اب بھی سہانی راتوں کو وہ چاند ستارے ہوتے ہیں
کھیل جو کھیلا کرتے تھے کیا اب بھی وہ سارے ہوتے ہیں

اختر شیرانی

(حالاتِ زندگی)

آپ کا نام محمد داؤد خان اور اختر تخلص تھا۔ ۱۹۰۵ء کو ریاست ٹونک حافظ محمود خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ افغانوں کے مشہور و ممتاز قبیلے شیرانی سے نسبت کی وجہ سے آپ کو شیرانی کہا جاتا تھا۔ اور اختر شیرانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ٹونک میں حاصل کی۔ ان کے والد اسلامیہ کالج لاہور میں پروفیسر تعینات تھے۔ اُنہوں نے لاہور بلالیا۔ جہاں سے میٹرک پاس کرنے کے بعد اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ مگر لاہور کے ماحول اور طبیعت کی رنگینی کے باعث تعلیم کی طرف زیادہ توجہ نہ دے سکے۔

چند ماہ رسالہ ''ہمایوں'' کے ایڈیٹر رہے؛ پھر ''انتخاب'' کی ادارت کی۔ ۱۹۲۸ء میں اپنا رسالہ ''خیالستان'' نکالا۔ جو زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اس کے بعد ''رومان'' کے نام سے ایک اور رسالہ نکالا مگر اس کا حشر بھی ''خیالستان'' جیسا ہوا۔ اس کے بعد علامہ تاجور کے رسالہ ''شاہکار'' کی ادارت کے فرائض سرانجام دینا شروع کیے۔ مگر جلد ہی اُس سے الگ ہو گئے۔

اختر شیرانی رومانی شاعر تھے۔ اُن کی شاعری کی روح تغزل ہے۔ اسی روح کو وہ اپنی غزلوں اور گیتوں میں پھیلاتے ہیں۔ اور اپنا ایک انفرادی رنگ قائم کرتے ہیں۔ ولولہ انگیزی، رنگینی اور نزاکت اُن کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ترنم اور موسیقیت کلامِ اختر کا نمایاں وصف ہے۔ وہ موسیقی کے سُر تال سے اچھی طرح واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ردیف، قافیے اور بحریں موسیقی کے سانچوں میں ڈھلی ہوئی ہیں۔ بعض اوقات تکرارِ الفاظ سے موسیقی پیدا کرتے ہیں۔

اختر شیرانی کی تشبیہات بڑی نادر ہوتی ہیں۔ جو اُن کے کلام کے حُسن کو دوبالا کر دیتی ہیں۔ اُن کی نظم ''تیتری'' تشبیہات کی جدّت کی وجہ سے نمایاں مقام رکھتی ہے۔ اختر ایک پختہ کار شاعر تھے۔ اُن کی فنی پختگی کا ثبوت ان کی خوبصورت تصویر کاری، جذبات و احساسات کی بلیغ پیشکش سے ملتا ہے۔ اُن کے الفاظ و تراکیب بڑے جاندار اور پرکشش ہوتے ہیں۔

وہ فارسی تراکیب بڑی خوبصورتی سے استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ تراکیب نئی اور اچھوتی ہوتی ہیں۔ اُن کی شاعری میں فطرت پرستی کا رجحان بھی بہت نمایاں ہے۔ وہ فطرت اور اس کے مظاہر سے بہت متاثر ہیں۔ فطرت کی رنگینیاں اور رعنائیاں ان کا دامنِ دل کھینچ لیتی ہیں۔ اور وہ لب کشا ہو جاتے ہیں۔

آپ نے ۱۹۴۸ء کو لاہور میں وفات پائی۔

ب) ''او دیس سے آنے والے بتا!'' ایک نظم ہے۔

i) مزاحیہ ii) رومانوی iii) طنزیہ iv) اخلاقی

ج) اختر شیرانی کا شمار شعرا میں ہوتا ہے۔

i) ترقی پسند ii) رومانوی iii) کلاسک iv) پہلا اور دوسرا دونوں

د) نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' ہیئت کے اعتبار سے ایک نظم ہے۔

i) آزاد ii) معریٰ iii) پابند iv) نثری

۳۔ اختر شیرانی کی نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کے پہلے بند میں یارانِ وطن، کنعانِ وطن، ریحانِ وطن، استعارے استعمال ہوئے ہیں۔ ان استعاروں میں ارکان استعارہ واضح کیجیے۔

۴۔ نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کے مطابق درج ذیل خالی جگہیں دُرست الفاظ سے پُر کریں۔

الف) کیا اب بھی وطن میں ویسے ہی .... نظارے ہوتے ہیں (سرمست۔ زبردست)

ب) کیا شام کو اب بھی جاتے ہیں احباب .... دریا پر (سیر۔ کنارِ)

ج) کیا اب بھی کسی کے .... میں باقی ہے ہماری چاہ بتا (سینے۔ دل)

د) او دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہے .... وطن (یارانِ۔ اہل)

ہ) کیا اب بھی وہاں کی برکھائیں ویسے ہی .... کو بھاتی ہیں (نظروں۔ دلوں)

۵۔ نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۶۔ نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' میں شاعر نے جس طرح کی منظر کشی کی ہے اُسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۷۔ نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کے آخری دو بند کی تشریح کریں۔

۸۔ نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کو پڑھنے کے بعد آپ نے کیا محسوس کیا اور کیوں؟

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کسی فن پارے میں علم بیان یعنی تشبیہ استعارے، مجاز مرسل، کنایہ وغیرہ کی شناخت کروائیں۔

۲۔ کسی ادب پارے کے بارے میں انتقادی رائے لیں اور اس کے حسن و قبح کا اندازہ اور درجہ بندی کروائیں۔

۳۔ کمرۂ جماعت میں اختر شیرانی کی چند اور نظمیں بھی سنوائی جائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ طلبہ کو اُردو ادب میں رومانوی تحریک پر لیکچر دیں۔

۲۔ اُردو ادب میں نظم کی مقبولیت کی وجوہات سے آگاہ کریں۔

۳۔ رومانوی شاعری میں اختر شیرانی کا مقام بتائیں۔

۴۔ اختر شیرانی کے اُسلوب سے واقفیت دلائیں۔